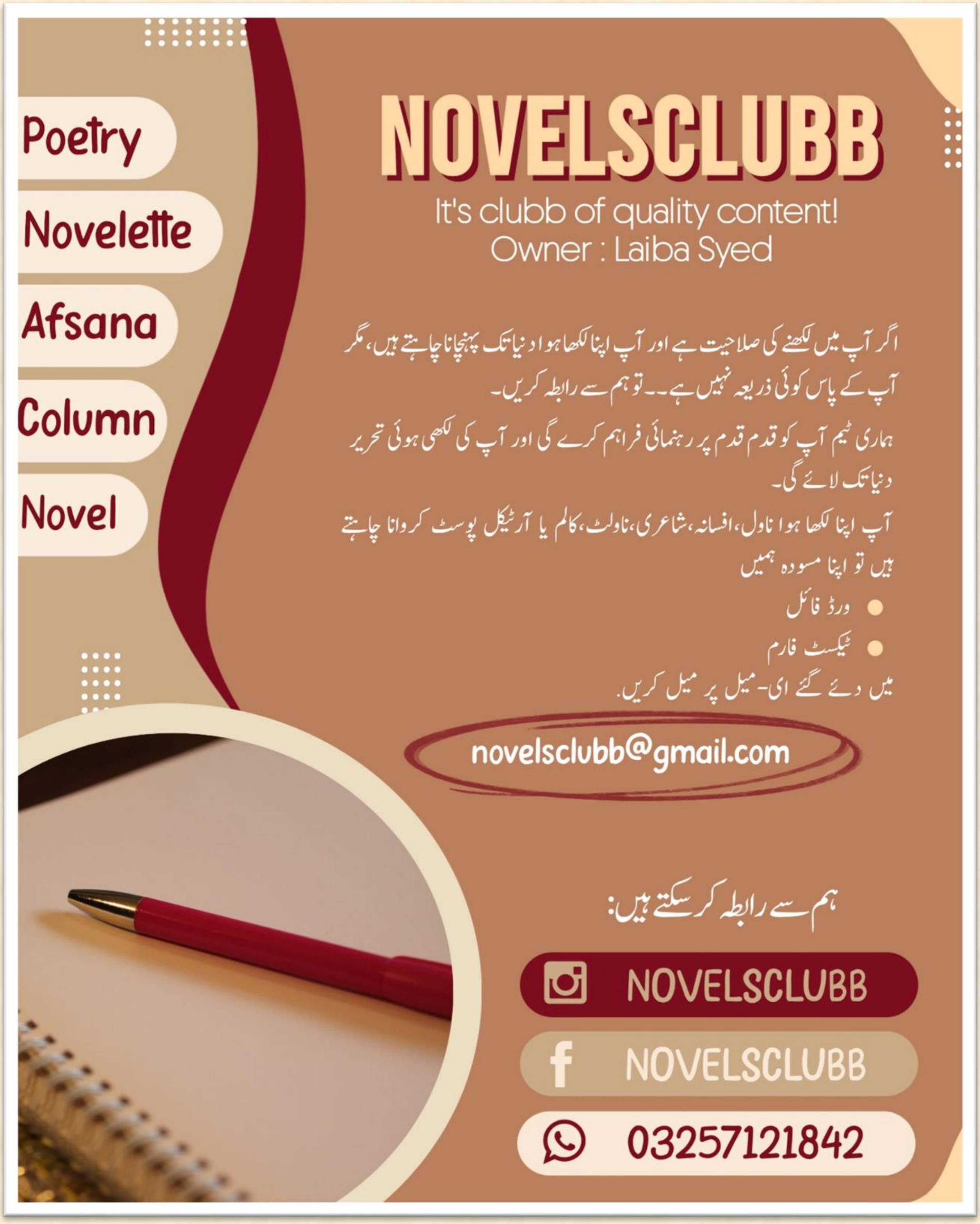
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

داغ و نظر

از قلم

نور جہاں

Clubb of Quality Content!

داغ و نظر

از قلم نور جہاں

قسط نمبر پانچ

"میں ایسی نہیں ہوں"

کراچی میں ایک ہفتے کی مسلسل بارش کے بعد آخر کار سورج

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نمودار ہوا اور اپنی روشنی نم آلود شہر پر بکھیر دی۔ نور فجر کے بعد تازہ دم ہو کر دوبارہ سو گئی اور دیر سے آنکھ کھلی۔

وہ سادہ سیاہ عبایا اور اسنیکرز پہن کر نکلی۔

اس کے صاف ستھرے انداز میں جمے ہوئے حجاب پر گہرا مرون رنگ کا پشمینہ شال ڈلی ہوئی تھی جس میں سنہری اور مٹیالے رنگوں کے نفیس نقش و نگار بُنے ہوئے تھے، کپڑا خوبصورتی سے اس کے کندھوں پر گر رہا تھا۔

نقاب نے اس کا چہرہ چھپا رکھا تھا، صرف اس کی ہلکی بھوری آنکھیں نظر آ رہی تھیں، پُرسکون مگر جلدی میں۔ ٹوٹ بیگ اٹھا کر وہ نیچے کی طرف بڑھی۔ پہلے ہی ساڑھے آٹھ ہو چکے تھے، اور بے روزگار وقاص کے سوا سب کام پر جا چکے تھے، جو سستی سے بیٹھا ناشتہ مکمل کر رہا تھا۔

نور کچن میں داخل ہوئی۔ "ماما، میں جا رہی ہوں۔" "ٹھیک ہے،" ذلیخا بیگم نے جواب دیا، راکشی بیگم کے ساتھ گپ شپ میں اتنی مصروف تھیں کہ سر تک نہ اٹھایا۔

سڑکیں کیچڑ سے بھری ہوئی تھیں، شدید بارش کے بعد خستہ حالت میں، جو کراچی کبھی بھی اچھی طرح سنبھال نہیں پاتا۔ ہوا میں اب بھی ہلکی بوندا باندی موجود تھی، جو ہر چیز سے چمٹی ہوئی تھی۔

باریک بوندا باندی برقرار تھی، جیسے غیر یقینی ہو، بکھری ہوئی بوندوں کی صورت زمین کو چھوتی اور غائب ہو جاتی۔ آسمان مدھم چاندی جیسا تھا، آہستہ چلتے بادلوں کی تہوں سے بھرا ہوا جو کسی بھی لمحے واپس آنے کی دھمکی دے رہے تھے۔

Clubb of Quality Content!

بجلی کی تاریں نمی کے بوجھ سے جھکی ہوئی تھیں، اور سڑک کنارے درخت ہلکے سے ہل رہے تھے جب گیلی پتیاں اضافی پانی کو خاموشی سے گراتی تھیں۔

پبلک بسیں گرجتی ہوئی گزرتیں اور کیچڑ بھرا پانی فٹ پاتھوں پر اچھال دیتیں۔ رکشے ڈوبے ہوئے حصوں سے گزرتے ہوئے کراہتے، ان کے انجن احتجاجاً کھانستے محسوس ہوتے۔

دکاندار آدھی کھلی شٹرز کے ساتھ کھڑے بار بار بارش کا پانی واپس سڑک پر جھاڑ رہے تھے، جیسے شہر خشک رہنے سے انکار کر رہا ہو۔

کلاسز کے بعد، کیمپس پر بھی وہی تھکی ہوئی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

بینچ ٹھنڈے تھے، چھونے پر قدرے گیلا پن محسوس ہوتا تھا۔ زمین سے بھیگی ہوئی گھاس اور کنکریٹ کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔ چھتوں سے پانی مسلسل ٹپک رہا تھا، نرم کھوکھلی آوازوں میں جیسے سیکنڈ گن رہا ہو۔ ہوا ٹھنڈی مگر نم تھی، جلد کو چھوتی ہوئی جیسے اس طوفان کی یاد دہانی کروا رہی ہو جو ابھی مکمل طور پر گیا نہیں تھا۔

نور ایک بینچ پر اکیلی بیٹھی تھی، ایک تنگ سی چھت کے نیچے، بوندا باندی سے محفوظ۔ اس کے اوپر کناروں سے بارش کی بوندیں آہستہ راستے بناتی ہوئی ایک ایک کر کے گر رہی تھیں۔ اس

کے ارد گرد شہر کی مدھم آوازیں تھیں دور کے ہارن، پانی میں چھپاکے مارتے قدم، زخمی سڑکوں پر احتیاط سے چلتی ٹریفک کی بھنبھناہٹ۔

نور اکیلی بیٹھی تھی۔ زینب نہیں آئی تھی، بارش ہمیشہ اسے نزلہ اور بخار دے جاتی تھی۔ اس نے چھت والے شیڈ کے نیچے ایک بینچ چنا، ہلکی بوندا باندی سے محفوظ، خاموش بیٹھی رہی جب نم ہوا اس کے پاس سے گزری،

ناولز کلب
Club of Quality Content

اپنی اپنی کلاسز ختم کرنے کے بعد، زاویار (ایم ایس فنانس) اور کامران (ایم ایس سائیکالوجی) کیفے ٹیریا کی طرف بڑھے۔ ان کے ہاتھوں میں کاغذی کپوں سے بھاپ اٹھ رہی تھی، گرمی آہستہ آہستہ ہتھیلیوں میں سرایت کر رہی تھی۔

وہ باغ کی طرف رخ کیے بینچوں پر بیٹھ گئے۔ سامنے سبزہ تازہ جاگا ہوا لگ رہا تھا۔ بارش اور بوندا باندی نے پتوں کو دھو دیا تھا، وہ نم اور چمکدار دکھائی دے رہے تھے۔ گھاس کا ہر تنکا

چمک رہا تھا، پتلے ہوتے بادلوں سے چھنتی ہوئی مدھم دھوپ کے ٹکڑے سمیٹ رہا تھا۔ بوندیں پتوں اور پنکھڑیوں سے چمٹی تھیں، گرنے سے پہلے لرزتی ہوئیں۔

ٹھنڈی ہوا باغ میں سے گزری، ہلکی مگر اتنی تیز کہ ریڑھ کی ہڈی میں ہلکی سی کپکپی دوڑ جائے۔اس میں گیلی مٹی اور کچلے ہوئے پتوں کی خوشبو تھی،ایک مانوس سکون فضا میں بس گیا تھا۔درخت آہستگی سے جھول رہے تھے، بارش کی آخری باقیات نرم، بکھری ہوئی بوندوں کی صورت گرا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھر یار، تمہاری شادی کب ہے؟"زاویار نے آخر کار خاموشی توڑی، تھوڑا سا کامران کی طرف مڑتے ہوئے۔

کامران نے کپ اٹھایا، آہستہ گھونٹ لیا۔چائے بالکل درست بنی ہوئی تھی گرم، بھرپور، بھاپ کے ساتھ الائچی کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔

"ابھی تو بہت ٹائم ہے،" اس نے سکون سے جواب دیا۔ "پہلے ڈگری ختم ہو، پھر کوئی ڈھنگ کی جاب مل جائے تمہارے بھائی کو۔ اس کے بعد ہی یہ سب سوچوں گا"۔

زاویار ہلکا سا مسکرایا۔

"یار، ڈگری تو اگلے مہینے تک ختم ہو رہی ہے۔ صرف کنوو کی شن رہ گئی ہے۔ اور آئی گیس تمہاری سون ٹوبی مسز بھی ہمارے ساتھ ہی گریجویٹ ہوں گی۔" کامران نے ہلکی سانس چھوڑی، نظریں سامنے گیلی سبزہ زار پر جمی رہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں... لیکن پھر بھی یار،" تھوڑی دیر بعد بولا۔ "جب تک خود کمانا شروع نہ کر دوں، تب تک کیسے؟ اپنی جاب لگے گی، تب اسے کھلاؤں گا نا۔" اس نے ایک اور گھونٹ لیا، اب سوچ میں گم۔

یہ جو لوگ کہتے ہیں نا کہ بیوی اپنا رزق خود لے کر آتی ہے بات تو صحیح ہے۔ وہ لاتی بھی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں اسی پر ڈیپینڈنٹ ہو جاؤں۔ مرد کو خود بھی کمانا پڑتا ہے۔ ذمہ داری ہوتی ہے۔

"

"ویسے... تمہاری بات ہوتی ہے؟" زاویار نے لاپرواہی سے پوچھا، مگر آنکھوں کی چمک صاف بتا رہی تھی کہ مقصد چھیڑنا ہے۔

"کس سے؟" کامران نے واقعی الجھن کے ساتھ اسے دیکھا۔

زاویار نے خشک لہجے میں کہا، طنز ٹپک رہا تھا۔

ناولز کلب

" رشید بھائی سے "،

کامران ہلکا سا بھنویں سکیڑ گیا۔

"اچھا یاد دلایا،"اس نے بڑبڑایا۔"ان سے تو کافی عرصے سے بات نہیں ہوئی۔بس اسٹیٹس لگاتے رہتے ہیں دکھ درد والی شاعری۔

"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار نے بڑھا چڑھا کر آہ بھری۔"افف،"طنزیہ کہا۔"میں تمہاری سون ٹو بی مسز کی بات کر رہا ہوں۔ان سے بات ہوئی ہے تمہاری"؟

گرمی آہستہ آہستہ کامران کی گردن سے کانوں تک پھیل گئی۔

"استغفر اللہ،"وہ زیرِ لب بولا،لاشعوری طور پر نظریں جھکا لیں۔"ہہ؟

"

زاویار نے بھنوا اٹھائی، فوراً ردِ عمل پکڑ لیا۔

"نہیں، "کامران نے مختصر وقفے کے بعد جواب دیا۔ "میری بات نہیں ہوئی۔ میرے پاس نمبر بھی نہیں ہے۔ اور ویسے بھی ایسے بات کرنا اچھا نہیں لگتا۔ اور ویسے بھی صرف منگنی ہوئی ہے، نکاح تھوڑی ہوا ہے جو میں ایسے بات کروں۔ ابھی بھی نا محرم ہی ہیں ہم ایک دوسرے کے لیے۔

"کیمپس آہستہ آہستہ کلاسز کے بعد کی خاموشی میں ڈھل چکا تھا جب نور لائبریری کی طرف بڑھی، اس کے قدم اب بھی نم ٹائلز پر ہلکے سے پڑ رہے تھے۔

اندر قدم رکھتے ہی پرانی کتابوں کی خوشبو اور ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا۔

وہ قطاروں کے درمیان مہارت سے چلتی ہوئی اپنے کورس سے متعلق چند کتابیں منتخب کرنے لگی بھاری، علمی، جن کی جلدیں برسوں کے استعمال سے گھس چکی تھیں۔

انہیں احتیاط سے بازوؤں میں سنبھال کر وہ کاؤنٹر تک پہنچی، انہیں ایشو کروایا اور انہیں سلیقے سے اپنے ٹوٹ بیگ میں رکھ لیا۔

باہر جاتے ہوئے وہ کیفے ٹیریا کے پاس رک گئی۔ تازہ بنی چائے کی مانوس گرمی نے اسے گھیر لیا جب اس نے آرڈر دیا۔ کپ اس کے ہاتھوں میں گرم تھا، بھاپ اوپر کو بل کھاتی ہوئی اٹھ رہی تھی، الائچی کی ہلکی خوشبو لیے ہوئے، جو بارش کی باقی ٹھنڈک کے مقابل ایک راحت محسوس ہو رہی تھی۔

کلاسز ختم ہو چکی تھیں۔ دن لمبا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ باہر نکلی، ہوا اب بھی قدرے نم تھی، اور اس نے کیب بُک کی۔ واپسی کا سفر خاموش تھا بند کھڑکیوں کے پیچھے شہر کی آوازیں دبی ہوئی، بارش کی بوندیں اب بھی سڑکوں اور چھتوں سے چمٹی ہوئی تھیں۔

گھر پہنچ کر نور سیدھی سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں گئی۔

اس نے کتابیں احتیاط سے میز پر رکھیں، انہیں ترتیب سے اسٹیک کیا۔ آہستہ آہستہ عبایا اور نقاب اتار کر عادتاً نفاست سے فولڈ کیے۔ کمرہ ٹھنڈا اور پُر سکون محسوس ہو رہا تھا۔

وہ نہانے چلی گئی۔

باہر آئی تو تازہ دم تھی۔ اس نے نرم سوتی چکن کاری سیاہ کرتی پہنی جس کے ساتھ میچنگ پلازو تھا۔ اس کے بال گیلی حالت میں پیٹھ پر گرے ہوئے تھے، سیاہ لٹیں ہلکے سے جلد سے چمٹی ہوئی تھیں، اور فضا میں شیمپو کی مدھم خوشبو چھوڑ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے جائے نماز بچھائی اور ظہر کی نماز ادا کی، خاموش عبادت نے اس کے ذہن کو سکون دیا۔ ختم کرنے کے بعد اس نے حجاب اتارا، لمبے بال آزاد چھوڑ دیے تاکہ قدرتی طور پر خشک ہو سکیں۔

وہ میز پر بیٹھی، لیپ ٹاپ کھولا اور اسائنمنٹ پر کام شروع کیا انگلیاں کی بورڈ پر مسلسل حرکت میں، نظریں مرکوز، پاس ہی چائے رکھی ہوئی۔

تب اس کا فون بجا۔

اس نے اسکرین دیکھی اور کال اٹھائی۔ ڈیلیوری بوائے تھا۔

اس نے جلدی سے بال ڈھیلے سے جوڑے میں باندھے، دوپٹہ کندھوں پر لیا، نقاب پہنا اور نیچے کی طرف بڑھی۔ اس کے قدم تیز تھے، سیڑھیوں میں مدھم گونج پیدا کرتے ہوئے۔

دروازہ آدھا کھول کر اس نے جھانکا محتاط، سنجیدہ۔

رائیڈر باہر کھڑا تھا۔اس نے پیسے دیے اور پارسل لیا،اسے احتیاط سے سنبھالتے ہوئے۔

جیسے ہی وہ اندر جانے لگی،ایک اور آدمی قریب آیا۔

"ایکسکیوز می... کیا آپ کو یہ ایڈریس معلوم ہے"؟

اس کے ہاتھ میں گلدستہ تھا تازہ پھول،نازک کاغذ میں لپٹے ہوئے۔

نور نے ہلکی سی تیوری چڑھائی،گلدستہ صرف اتنی دیر لیا کہ اس پر لکھا ایڈریس دیکھ سکے۔اس کی بھنویں آپس میں جڑ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ سامنے والا گھر ہے،"اس نے سنجیدگی سے کہا،اور واپس کر دیا۔

مزید کچھ کہے بغیر اس نے دروازہ بند کیا اور اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اس سے بے خبر، آنکھوں کا ایک اور جوڑا بند دروازے پر ضرورت سے ایک لمحہ زیادہ ٹھہرا رہا۔

کمرے میں واپس آکر نور نے پارسل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا، اسے کھولتے ہی لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی خوبصورت کافی مگز اور چند پیسز تھے جو اس نے آرڈر کیے تھے۔

اس نے انہیں سلیقے سے رکھا، خوش ہو کر تصویر لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحوں بعد وہ تصویر زینب کو بھیج دی۔

نور نے آہستگی سے لیپ ٹاپ بند کیا، اسکرین کی روشنی اس کے چہرے سے ختم ہو گئی۔

اسائنمنٹ بعد میں بھی ہو سکتی تھی ذہن بھاری تھا، جسم آرام مانگ رہا تھا۔ اس نے کمبل تھوڑا اوڑھ لیا اور آنکھیں بند کر دیں، ہلکی، بے خبر نیند میں چلی گئی۔

کمرہ خاموش ہو گیا، پردے ٹھنڈی ہوا سے آہستہ ہل رہے تھے، اس کے بال تکیے پر پھیلے ہوئے تھے۔

شام ہو چکی تھی جب زاویار گھر پہنچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"السلام علیکم "اس نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اسیہ بیگم کو سلام کیا، ماتھے پر ہلکا سا بوسہ دیا اور اوپر چلا گیا۔

کمرے میں اس کی خوشبو پہلے سے موجود تھی۔ وہ وارڈروب کی طرف بڑھا، نیا شرٹ لینے کے لیے دروازہ کھولا۔

اس کے ہاتھ رک گئے۔

کپڑوں کے درمیان ایک سفید کرتا ٹنگا ہوا تھا آستین اور سینے پر چائے اور جوس کے ہلکے داغ۔

وہ ضرورت سے زیادہ دیر تک اسے دیکھتا رہا۔

اکثر لوگ اسے پھینک دیتے۔ لیکن اس نے نہیں پھینکا۔

اور اب بھی وہ نہیں جانتا تھا کیوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہونٹوں پر بے اختیار ہلکی مسکراہٹ آ گئی۔ اس کی ہیزل آنکھیں نرم پڑ گئیں، روشنی میں ایک نایاب سی چمک لیے ہوئے۔

ذہن پیچھے چلا گیا کامران کی بات پکی تقریب، بھرا ہوا ہال، قہقہے، ہنگامہ اور وہ۔

جب وہ اس سے ٹکرا گئی تھی، گھبراہٹ میں معذرت کرتی ہوئی چائے اس کے سفید شرٹ پر گر گئی تھی۔ جس طرح وہ فوراً معذرت کرنے لگی تھی، آواز دھیمی، نقاب کے پیچھے نظریں جھکی ہوئی، ہاتھ ہلکے سے کانپتے ہوئے۔

زاویار نے آہستہ سانس لی، جیسے خیال کو جھٹکنا چاہتا ہو۔

اس نے سفید کے بجائے سیاہ شرٹ منتخب کیا اور نیچے چلا گیا۔

ڈنر لگا ہوا تھا گرم کھانا، ہلکی گفتگو، پلیٹوں پر کٹلری کی آواز۔

مگر زاویار ذہنی طور پر وہاں موجود نہیں تھا۔

سوچ بار بار وہیں جا رہی تھی شرٹ اور وہ۔

وہ بے دھیانی میں کھانا ہلا رہا تھا، ہونٹوں پر دور کی سی مسکراہٹ۔

سامنے بیٹھی قرت اس نے آنکھیں سکیڑیں۔

"بھائی... کیوں مسکرا رہے ہو؟ اور اتنے زون آؤٹ کیوں لگ رہے ہو؟" اس نے اتنی بلند آواز میں کہا کہ سب کی توجہ ہو گئی۔

والدین دونوں نے سر اٹھایا۔

آسیہ بیگم نے تجسس سے بیٹے کو دیکھا۔ "زاویار، سب ٹھیک ہے؟ تم کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھا رہے۔

"

وہ فوراً سیدھا ہوا۔ "نتھنگ امی،" جلدی سے بولا۔ "بس تھوڑا ٹائرڈ ہوں۔

"

قرت نے بازو باندھے۔ "لائر۔ آپ ایسے تبھی اسمایل کرتے ہو جب کچھ گڑبڑ ہو۔

Clubb of Quality Content

"

زاویار نے اسے وارننگ لک دی مگر اندر کہیں سچ کچھ اور تھا۔

کیونکہ اس کے وارڈروب میں رکھا چائے اور جوس سے داغدار سفید شرٹ، اب بھی اس کی زندگی میں ایک مطلب رکھتا تھا، جسے وہ خود تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا۔

ٹھنڈا پانی ایک دم اس کے چہرے پر پڑا۔

نور ہڑبڑا کر سیدھی ہو بیٹھی، سانس اٹک گئی، آنکھیں جھٹکے سے کھل گئیں۔ بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، تکیہ بھیگا ہوا، دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

"ک کیا کیا ہوا؟!" وہ گھبرا کر بولی، کمبل کو پکڑتے ہوئے۔

بیڈ کے پاس کھڑی آمنہ ہنس نہیں رہی تھی نفرت سے مسکرا رہی تھی۔

"نیچے آؤ،" امنہ نے سرد لہجے میں کہا۔ "تمہارے کارنامے ہیں خود ہی پتہ چل جائے گا

نور نے لرزتے ہاتھوں سے چہرے سے پانی پونچھا۔ "تم مجھے آرام سے بھی اٹھا سکتی تھی،" اس نے مدھم کہا۔ "یہ جنگلیوں والی حرکت ضروری تھی؟

"

آمنہ نے آنکھیں گھمائیں اور بغیر جواب دیے مڑ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور واش روم گئی، آئینے میں عکس دھندلا تھا۔ دل بے چین تھا، مگر وجہ معلوم نہیں تھی۔

اس نے گیلے کپڑے بدلے، خود کو جلدی سے خشک کیا، حجاب لیا، نقاب باندھا۔ عام طور پر یہ کپڑا اسے محفوظ محسوس کراتا تھا آج ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے پہلے ہی کسی ڈھال کی ضرورت ہو۔

وہ نیچے آئی۔

گھر میں عجیب خاموشی تھی۔

نہ ہنسی، نہ ٹی وی، نہ کچن سے آوازیں۔

صرف بھاری، گھٹن زدہ سکوت۔

ڈرائنگ روم بھرا ہوا تھا۔

زلیخہ بیگم اکڑ کر بیٹھی تھیں، آنکھوں میں غصہ دہک رہا تھا۔ ساتھ رکشندہ بیگم۔ ظفر صاحب اور عادل صاحب سنجیدہ چہروں کے ساتھ۔ عثمان، وقاص، اسد سب موجود۔ آمنہ ماں کے پیچھے بازو باندھے کھڑی۔

نور داخل ہوئی تو ہر آنکھ اس کی طرف اٹھی۔

اس کا دل بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ آہستہ آگے بڑھی، ہاتھ دوپٹے کے نیچے کانپ رہے تھے۔ "السلام علیکم،" وہ بمشکل بولی۔

اس سے پہلے کہ کچھ اور کہہ پاتی ذلیخہ بیگم جھپٹ کر کھڑی ہو گئیں۔

تھپڑ۔

آواز پورے کمرے میں گونج گئی۔

نور کا چہرہ ایک طرف مڑا، کان بجنے لگے، گال جلنے لگا، منہ میں خون جیسا ذائقہ محسوس ہوا۔

ٹانگیں لڑکھڑائیں۔

پھر ماں کی آواز خنجر کی طرح کٹی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جب تمہیں یہی سب کرنا تھا،" ذلیخہ بیگم چیخیں، "تو یہ حجاب اور نقاب کیوں اوڑھتی ہو؟ پارسا بننے کا ڈھونگ کیوں"!؟

اس نے نور کا بازو سختی سے پکڑا، انگلیاں گوشت میں دھنس گئیں۔ "امی... میں نے کیا کیا ہے؟" نور کی آواز ٹوٹ گئی۔

ذلیخہ بیگم تلخی سے ہنسیں۔

کیا کیا ہے؟ ہماری بدنامی میں کوئی کسر چھوڑی ہے تم نے

نظر وقاص کی طرف گئی۔

" اگر وقاص نہ دیکھتا اور ہمیں نہ بتاتا، تو تم ہمارا منہ کالا کر دیتی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور کچھ سمجھتی، اس سے پہلے دوسرا تھپڑ۔

زیادہ زور سے۔

نور توازن کھو بیٹھی، فرش پر گر گئی۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

کمرہ خاموش تھا۔ کوئی مدد کو نہیں آیا۔

صرف الزام کا بوجھ۔

"پر میں نے کیا کیا ہے؟!" نور کی چیخ پھٹ گئی۔

"ایک تو گھٹیا کام کرتی ہو،" ذلیخہ بیگم قریب آئیں، "اوپر سے آواز اونچی؟ تمہیں تو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے تھا"!

ہر لفظ زخم بن گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ جو ڈھونگ کرتی ہو نا یہ حجاب، یہ نقاب سب لڑکوں کو لبھانے کے لیے"!

نور کی روح تک ٹوٹ گئی۔

ذلیخہ بیگم نے ہاتھ بڑھایا کہ نقاب نوچ دیں۔

نور دہشت سے پیچھے سر کی۔ "ن— نہیں!" وہ کانپتی ہوئی چیخی۔

تب ایک بھاری آواز گونجی۔ "رہنے دو، ذلیخہ۔

ظفر صاحب بولے۔

کمرہ مزید ساکت ہو گیا۔

نور زمین پر بیٹھی رہی، آنسو بہتے ہوئے۔ ظفر صاحب کھڑے ہوئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ابو... میں نے کیا کیا ہے؟" نور کانپتی ہوئی بولی۔

"وقاص، ادھر آؤ اور ویڈیو دکھاؤ"۔

فون چلا۔ ویڈیو میں ایسا لگ رہا تھا جیسے نور آسانی سے گلدستہ لے رہی ہو، بات کر رہی ہو۔

ویڈیو ختم ہوئی۔

وقاص نے فخر سے کہا: "دیکھ لیں تایا ابو... ایک پارسل اوپر بھی لے گئی تھی۔

"

نور کی دنیا لرز گئی۔ "ابو... ایسا کچھ نہیں ہے"!

"کیا یہ تم ہو"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی... لیکن"——

"ہاں یا نہیں"!

"جی... میں ہوں... مگر صرف اپنا پارسل لینے گئی تھی"۔

سناٹا۔

"کیا تم نے گلدستہ لیا تھا"؟

"جی...لیا تھا"۔

تھپڑ۔

نور فرش پر گر گئی۔

نور ٹوٹی ہوئی، بے بس بیٹھی تھی اب بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ایک سادہ واقعہ اتنا بڑا الزام کیسے بن گیا۔

"ابو...میں ایسی نہیں ہوں!" وہ روتے ہوئے بولی۔ "وہ صرف ایڈریس پوچھ رہا تھا...صرف ایڈریس!""میرا یقین کریں ابو...میں ایسی نہیں ہوں

!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ذلیخہ بیگم نے طنز کیا۔ "بس! یہ ڈرامہ بند کرو"!

نور نے ذلیخہ بیغم طرف ٹوٹی ہوئی نظروں سے دیکھتی رہی۔ "امی... میں سچ کہہ رہی ہوں"۔

پھر ظفر صاحب کی طرف بڑھی۔ "ابو... آپ مجھے جانتے ہیں... پلیز میرا یقین کریں۔

"

اس کے آنسو نقاب کو بھگو رہے تھے۔ "یہ سب ان کی چال ہے"!

نور نے اچانک وقاص کی طرف اشارہ کیا، آنکھوں میں آنسو مگر آواز میں لرزش کے باوجود مضبوطی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"انہوں نے جان بوجھ کر ایسا ویڈیو بنایا ہے"!

کوئی کچھ کہتا، اس سے پہلے ہی رکشندہ بیگم غصے سے اٹھ کھڑی ہوئیں، چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

"اے لڑکی!" وہ تیز لہجے میں چلائیں۔ "میرے بیٹے پر غلط الزام مت لگاؤ"!

وہ ایک قدم آگے بڑھیں، آنکھوں میں آگ بھڑک رہی تھی۔

"منہ تم کالا کرو، اور نام میرے بیٹے پر لگاؤ؟ پردے میں رہ کر لڑکوں کو پھساؤ، اور جب میرے بیٹے نے تمہارے کالے کرتوت پکڑ لیے، تو اب الزام بھی اسی پر ڈال دو گی؟

!"

ان کی آواز کمرے میں گونج گئی، زہر میں بجھی ہوئی۔

نور کا سینہ بھاری ہو گیا، شرمندگی، غصہ اور درد سب ایک ساتھ مل گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے سختی سے آنسو پونچھے، جتنی ہمت بچی تھی سمیٹ لی۔

"آپ لوگ میرا یقین نہیں کرتے... ٹھیک ہے، میرا فون چیک کر لیں!" اس کی آواز اب بلند تھی، کانپتی ہوئی مگر پُرعزم۔

اس نے دوپٹے کی جیب سے فون نکالا، لرزتے ہاتھوں سے آگے بڑھایا۔

"ای میلز میں میری آرڈر کی ڈیٹیلز ہیں سب لکھا ہوا ہے کہ میں نے کیا آرڈر کیا تھا۔اور چاہیں تو فون بھی چیک کر لیں"!

ایک لمحے کو پھر خاموشی چھا گئی پہلے سے بھی زیادہ بھاری۔

وقاص بے چین سا ہلا،اس کا اعتماد ایک پل کو ڈگمگا گیا۔

زلیخہ بیگم نے آنکھیں تنگ کر لیں،ہونٹ سخت لکیر بن گئے۔

ظفر صاحب کی نظریں نور اور وقاص کے درمیان گھومیں،جبڑا بھنچا ہوا،جسمانی تناؤ واضح۔

نور وہیں کھڑی تھی تھکی ہوئی،زخمی،مگر اب بھی لڑتی ہوئی

ظفر صاحب نے اچانک آمنہ کی طرف رخ کیا۔

"جاؤ...اس کے بیڈروم سے اس کا فون لے کر آؤ"۔

آمنہ نے ایک لمحہ ضائع نہ کیا۔ایڑیاں سیڑھیوں پر ٹک ٹک کرتی ہوئیں وہ اوپر گئی اور چند لمحوں بعد نور کا فون ہاتھ میں پکڑے واپس آئی۔

اس نے فون اپنے والد کو تھما دیا۔

نور کا دل پسلیوں سے ٹکرانے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ظفر صاحب نے فون ان لاک کیا پہلے ای میلز دیکھیں۔

آنکھیں اسکرین پر خاموشی سے دوڑتی رہیں۔

آرڈر کنفرمیشنز:

رسیدیں

ڈیلیوری ڈیٹیلز

ٹائم اسٹیمپس

ان کا جبڑا بھنچ گیا، مگر چہرہ کچھ ظاہر نہ کر سکا۔

پھر انہوں نے واٹس ایپ کھولا۔

کمرہ جیسے مزید سرد ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ان کا تاثر بدلنے لگا آہستہ آہستہ غصے سے سرخ ہوتا ہوا، جیسے جیسے وہ اسکرول کرتے گئے۔

ایک ان نون نمبر سے پیغامات کی قطار سامنے تھی:

"جان"۔

"تم گلدستہ لے کر نہیں گئیں، لیکن باقی چیزیں پسند آئیں"؟

"سو رہی ہو تم"؟

"جواب کیوں نہیں دے رہی"؟

"جان"؟

"اب تو ناراضگی ختم کرو"۔

اس کے بعد کی خاموشی خوفناک تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ظفر صاحب کی مٹھی فون کے گرد سخت ہو گئی۔

چہرہ سرخ، کنپٹی پر رگیں تن گئیں۔

"یہ کیا ہے"!!!؟؟؟؟

ان کی گرجدار آواز پورے کمرے میں لرز گئی۔

نور ساکت رہ گئی۔

اس کا خون جیسے جم گیا۔

ذہن خالی ہو گیا۔

اس نے یہ پیغامات پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔

اس کے ہونٹ کانپنے لگے۔

"اب—ابو..." وہ سرگوشی میں بولی، جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی آواز ٹوٹ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ظفر صاحب ایک قدم قریب آئے، اس پر حاوی ہو گئے۔

نور نے تیزی سے سر ہلایا، آنسو پھر بہنے لگے۔

"ابو... میں نہیں جانتی یہ کس کا نمبر ہے!" وہ چیخ کر بولی۔ "سچ میں... میں نہیں جانتی

!"

آواز میں بے بسی تھی۔

"یہ ان نون ہے اگر میں جانتی ہوتی تو سیو ہوتا نا میرے پاس؟!"اس کا سینہ زور زور سے اُٹھنے لگا، گھبراہٹ اس کے وجود میں سیلاب کی طرح بھر گئی۔

وہ دوبارہ وقاص کی طرف مڑی، کانپتے ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کیا۔

"میں بتا رہی ہوں یہ سب اِنہی کی چال ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ مجھ سے بدلہ لے رہے ہیں

!"

اس کی آواز درد سے پھٹنے لگی، بالکل کچی اور زخمی۔

"میرا یقین کریں، ابّو... میں ایسی لڑکی نہیں ہوں"!

اب اس کے آنسو بے روک ٹپک رہے تھے، اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔

کمرے کے اُس پار، ذلیخا بیگم نے تلخی سے ناک سکوڑی۔

رقصندہ بیگم نے بازو سینے پر باندھ لیے، ہونٹ نفرت سے ٹیڑھے ہو گئے۔

وقاص نے پھر ہلکی سی جنبش کی بس اتنی کہ فضا اور زیادہ تناؤ کا شکار ہو گئی۔

ظفر صاحب ساکت کھڑے رہے، فون اب بھی ان کے ہاتھ میں تھا، غصہ اور کشمکش اُن کے اندر جنگ کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور وہیں کھڑی تھی ٹوٹی ہوئی، ذلیل، خوفزدہ

اپنے باپ کے فیصلے کی منتظر، جانتے ہوئے کہ اس لمحے اس کا پورا مستقبل توازن میں لٹک رہا ہے۔

"پھر جھوٹ بول رہی ہے یہ لڑکی"!

رخشی بیگم کی آواز کوڑے کی طرح کمرے میں گونجی۔

"ارے! میرا بیٹا ایسا کیوں کرے گا"!؟

اس کے ہاتھ ہلکے سے کانپ رہے تھے، غصہ بمشکل قابو میں تھا۔اس کی نظریں خطرناک انداز میں نور پر جم گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اللہ جھوٹ نہ بلوائے، پر بھائی جان"...

وہ ظفر صاحب کی طرف دیکھ کر بولی،

"میں نے بہت دفعہ نوٹس کیا ہے جب وقاص اور کامران گھر پر ہوتے ہیں، تو یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی باہر ہوتی ہے۔ورنہ تو پورا دن کمرے میں بند رہتی ہے۔

"

نور ساکت رہ گئی، دل زور زور سے دھڑک رہا تھا، آنسو بہہ رہے تھے۔ وہ بولنا چاہتی تھی، اپنا دفاع کرنا چاہتی تھی، مگر الفاظ گلے میں اٹک گئے۔

"اب میرے بیٹے شریف، سیدھے، سادے ہیں"...

رقصی بیگم نے زہر میں بجھے الفاظ تھوکے۔

"یہ نہیں آئیں گے اس کی چال میں! تو یہ باہر منہ کالا کر رہی ہے...اور اب میرے وقاص پر الزام لگا رہی ہے"!؟

اس کی آنکھیں نور میں پیوست ہو گئیں، ہر لفظ کوڑے کی طرح برستا ہوا۔

کمرہ دم گھٹنے والا ہو گیا، مکمل خاموشی چھا گئی، سوائے اِدھر اُدھر ہلکی جنبشوں کے۔

نور کی انگلیاں اپنے دوپٹے میں گڑ گئیں۔ اس کا سینہ زور زور سے اُٹھنے لگا۔

اس کے پاس اب الفاظ نہیں تھے، نہ ہی خود کو بچانے کی طاقت بس ایک بے بس امید کہ اس کا باپ سچ دیکھ لے۔

نور کی آواز لرزی، مگر اس میں بے بسی کی مضبوطی تھی۔

"ابّو... پلیز... میرا یقین کریں"!

وہ گڑ گڑائی، آنسو بہتے رہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ سوسائٹی کی سی سی ٹی وی دیکھ لیں بے شک وہاں سے تو سب صاف ہو جائے گا"۔

اس نے کانپتی سانس لی، خود کو سنبھالنے کی کوشش کی، ہاتھ سینے پر دوپٹے کو جکڑے ہوئے۔

"وہ بندہ ڈیلیوری بوائے تھا صرف ایڈریس پوچھ رہا تھا۔اور سامنے والے گھر گیا تھا"

اس کی آنکھیں اپنے باپ سے جا ملیں، التجا سے بھری، سچائی کے ساتھ۔

"ایسے مجھ پر الزام مت لگایئے، ابّو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"!

کمرے میں پھر تناؤ بھری خاموشی چھا گئی۔

ہر نگاہ ظفر صاحب کی طرف مڑ گئی، ان کے فیصلے کی منتظر۔

نور وہیں کھڑی رہی، ہلکی سی کانپتی ہوئی، مگر ریڑھ کی ہڈی سیدھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جھوٹے الزامات کے بوجھ تلے جھکنے سے انکار کرتی ہوئی۔

ظفر صاحب نے ہونٹ بھینچ لیے۔

عثمان خاموشی سے کھڑا ہوا، گلا صاف کیا۔

"تائی، ابّو... صحیح بات ہے۔ ہو سکتا ہے نور سچ کہہ رہی ہو، اور ایسا ہی ہوا ہو"۔

ظفر صاحب رکے، جبڑا بھینچا ہوا، نظریں کمرے پر دوڑائیں۔

آہستہ سے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے... کل میں سی سی ٹی وی چیک کروں گا"۔

یہ کہتے ہی سب لوگ کمرے سے نکلنے لگے، دھیمی سرگوشیوں کے ساتھ، اپنے اپنے کمروں کی طرف۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تناؤ بادل کی طرح منڈلاتا رہا، مگر اس لمحے کے لیے نور کی بات مان لی گئی کم از کم جزوی طور پر۔

لیکن نور کی نظریں وقاص سے نہیں ہٹیں۔

وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا، گھٹیا سی مسکراہٹ کے ساتھ، جیسے ساری تکرار نے اسے محظوظ کیا ہو۔

"دیکھا؟ میرے آگے زیادہ زبان چلانے کا نتیجہ"...

وہ طنزیہ ہنسا، قریب آتے ہوئے۔

"کتنے تھپڑ پڑے ہیں تمہیں"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کا سینہ جکڑ گیا۔

وہ فطری طور پر پیچھے ہٹ گئی، چہرے پر نفرت اُبھر آئی۔

"جہنم میں جاؤ! اللہ تمہیں جہنم واصل کرے!

تم بالکل ویسے ہی رسوا ہو جیسے تم نے مجھے رسوا کیا ہے"!

اس کی آواز غصے اور کراہت سے کانپ رہی تھی۔

وقاص کی مسکراہٹ اور پھیل گئی، اس کی اکڑ صاف جھلک رہی تھی۔

"رسی جل گئی، پر بل ابھی تک نہیں گیا، ہاں"؟

وہ طنز سے بولا، اور قریب جھک آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فکر مت کرو... تمہارے سارے کالے بل میں خود نکال دوں گا"۔

نور کو اتنی شدید نفرت اور کراہت محسوس ہوئی کہ سانس لینا مشکل ہو گیا۔

بغیر کچھ کہے، وہ تیزی سے مڑی، دوپٹا مضبوطی سے لپیٹا، اور غصے میں اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

اس کے قدم تیز تھے، غصے اور ذلت سے بھرے ہوئے۔

دل زور زور سے دھڑک رہا تھا

وہ اسے قریب نہیں آنے دے گی، نہ خوف کا مزہ چکھنے دے گی۔

پیچھے وقاص کی مسکراہٹ باقی رہی

،

مگر ہر قدم کے ساتھ نور کا عزم مضبوط ہوتا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے دروازہ زور سے بند کیا۔

کنڈی کی آواز خاموش کمرے میں غیر معمولی طور پر بلند لگی۔

ایک لمحے کے لیے وہ وہیں کھڑی رہی

پیٹھ دروازے سے لگی، سینہ بے ترتیب اُٹھتا گرتا، سانس گلے اور پھیپھڑوں کے بیچ اٹکی ہوئی۔

کانپتے ہاتھوں سے اس نے آہستہ آہستہ نقاب کھولا۔

کپڑا اس کے چہرے سے پھسلا، پھر حجاب، جو اس نے لرزتی انگلیوں سے اتار دیا۔

اس کے لمبے بال کندھوں پر بکھر گئے بے ترتیب، الجھے ہوئے

بالکل اس کے اندر کے طوفان کی طرح وہ آہستہ آہستہ بستر کی طرف بڑھی ہر قدم پہلے سے زیادہ بھاری

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی ٹانگیں جواب دے گئیں۔

وہ گدّے کے کنارے بیٹھ گئی، کندھے ڈھلک گئے، سر جھک گیا۔

سانس لینے کی کوشش میں اس کے ہاتھ سینے پر جا ٹھہرے

گہری، بے ربط سانسیں، جو بیچ بیچ میں ٹوٹ جاتیں۔

ان... آؤٹ... ان... آؤٹ...

مگر ہوا پھر بھی بہت بھاری لگ رہی تھی۔

بہت تکلیف دہ۔

اس کے ہونٹ کانپنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک ٹوٹی ہوئی سسّکی نکل گئی

"یااللہ"...

اس نے سرگوشی کی، آواز ٹوٹ گئی، آنسو بے روک بہنے لگے۔

اس کا جسم ہلنے لگا، سسکیاں تیز، کچی اور بے قابو ہو گئیں۔

''میں ایسی نہیں ہوں''...

وہ آہستہ روئی، آواز بمشکل سنائی دیتی۔

پھر دوبارہ۔

''میں ایسی نہیں ہوں''...

اس کی انگلیاں بالوں میں پیوست ہو گئیں، جیسے کسی حقیقت کو پکڑنا چاہتی ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''میں ایسی نہیں ہوں''...

وہ دہراتی رہی، آنسو ہاتھوں کو بھگو گئے، آواز مکمل طور پر ٹوٹ چکی تھی۔

ہر سانس کے ساتھ اس کا سینہ لرز رہا تھا، چہرہ ہتھیلیوں میں دبا ہوا۔

اس کا کمرہ جو کبھی اس کی محفوظ جگہ تھا

اب ایک پنجرہ لگ رہا تھا۔

،

الزامات، تھپڑوں اور ذلت کی بازگشت سے بھرا ہوا۔

وہ صرف گال کے درد پر نہیں رو رہی تھی،

بلکہ ٹوٹے ہوئے اعتماد پر،

روندی گئی عزت پر

اور اس نظر پر جو اس کے اپنے گھر والوں نے اس پر ڈالی تھی۔

سسکیاں آہستہ آہستہ مدھم ہو گئیں،

مگر سینے کا درد باقی رہا

گہرا، کھوکھلا، اور نہ ختم ہونے والی تکلیف۔

دروازے کے باہر گھر خاموش تھا۔

اندر، نور اکیلی بیٹھی تھی

ٹوٹ چکی، ہل چکی،

مگر پھر بھی خود کو سچ دہرا رہی تھی،

جیسے یہی واحد سہارا ہو جو اسے مکمل طور پر بکھرنے سے روک رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ایسی نہیں ہوں"...

نور نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا، اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔

"وہ تو میری ماما ہیں نا "...وہ ہچکیوں کے درمیان سرگوشی کرنے لگی، آواز ٹوٹ گئی۔

"وہ مجھے ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں"؟...

اس کا سینہ درد سے زور زور سے اٹھنے لگا، ہر سسکی کے ساتھ درد اور بڑھتا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ہتھیلیاں اپنی کنپٹیوں پر رکھ لیں، جیسے الفاظ کو دھکیل کر باہر نکالنا چاہتی ہو، مگر وہ اس کے ذہن میں گونجتے رہے زہریلے، تیز، اور ناقابلِ برداشت حد تک بھاری۔

وہ بلند آواز میں رو پڑی، آنسو اب آزادانہ بہہ رہے تھے، اس کی قمیض اور دوپٹے کے کنارے کو بھگوتے ہوئے۔

اس کا پورا جسم غم اور غصے سے لرز رہا تھا۔ یہ دھوکہ گھٹن بن کر اس کے سینے میں اتر گیا تھا۔

وہ آگے جھکی، بستر کے کنارے کو مضبوطی سے تھام لیا، جیسے جسمانی طور پر خود کو سنبھال لینا اس کے ٹوٹے ہوئے دل کو بھی جوڑ دے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یااللہ... یااللہ... میں ایسی نہیں ہوں... آپ تو جانتے ہیں"...

اس کی آواز ٹوٹتی سرگوشی بن گئی، بے بسی اور حیرت میں گھلی ہوئی، وہی ایک سچ دہراتی رہی جو اس کے پاس بچا تھا اس کی بے گناہی۔

''میں ایسی نہیں ہوں... میں ایسی نہیں ہوں''...

کمرہ اس کے گرد ناقابل برداشت حد تک خاموش تھا، سوائے اس کی بے ترتیب سانسوں اور اس کی ماں کے الفاظ کی گونج کے جو اس کے ذہن میں قید ہو چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحوں کے لیے، نور بس روتی رہی، درد کو بہنے دیتی ہوئی، جیسے اسے باہر نکال دینے سے دنیا شاید کچھ ہلکی ہو جائے۔

نور کی سسکیاں اور بھاری ہو گئیں، اس کا سینہ جکڑنے لگا جیسے ہر سانس لینا تکلیف دے رہا ہو۔

اس نے مٹھیوں میں بستر کی چادر کو جکڑ لیا، انگلیاں کپڑے میں دھنس گئیں۔

''انہیں اُس وقاص پر بھروسا ہے''...

وہ کڑواہٹ سے سرگوشی کرنے لگی، آواز ٹوٹ گئی۔

''پر اپنی بیٹی پر یقین نہیں ہے''...

اس کے آنسو اور تیز ہو گئے، گالوں سے بہتے ہوئے اس کی قمیض کو بھگو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ہلکا سا سر اٹھایا، آنکھیں شیشے کی طرح نم، چہرہ درد اور ذلت سے سرخ۔

کیوں؟

''

وہ سسک کر بولی۔

''کیا میں اتنی بری ہوں؟

ایک اور ہچکی کے ساتھ اس کی سانس اٹک گئی۔

''آمنہ بھی تو ان کی بیٹی ہے''...

وہ رنج اور دل شکستگی سے کانپتی آواز میں بولی۔

''اُس پر تو کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا''...

اس کی آواز اور لرز گئی۔

''وہ اپنے میل کولیکس کو بھی گھر لے آئی تھی...تب تو کچھ نہیں کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے، اس کا سینہ بے ترتیب انداز میں اوپر نیچے ہو رہا تھا۔

"پھر مجھ پر ہی کیوں ساری سختیاں ہیں"؟

وہ آہستہ سے روئی، زیادہ خود سے بات کرتی ہوئی۔

"صرف مجھ پر ہی کیوں"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا جسم آگے کو ڈھلک گیا، کندھے کانپتے ہوئے، اس نے پھر سے چہرہ ہتھیلیوں میں چھپا لیا۔

اس لمحے، نور صرف تھپڑوں یا الزامات پر نہیں رو رہی تھی

وہ اُس اعتماد، انصاف اور تحفظ کے نہ ہونے پر ماتم کر رہی تھی

جو اُسے اُن لوگوں سے ملنا چاہیے تھا

جو اس کی ڈھال بننے والے تھے۔

نور کی انگلیاں اس کے بالوں میں دھنس گئیں، لمبی لٹوں کو بے بسی سے جکڑ لیا۔

اس نے انہیں سختی سے پیچھے کھینچا، سر کی کھال میں جلن ہوئی

مگر یہ جسمانی درد اُس اذیت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھا

جو اس کے سینے کے اندر مچ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بستر کے ساتھ پھسلتی ہوئی نیچے فرش پر بیٹھ گئی،

پیٹھ گدّے سے ٹکی ہوئی، آنسو اب بھی بہہ رہے تھے،

سینہ اب بھی دکھ رہا تھا

،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اس کی روح نا قابلِ برداشت حد تک ٹوٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

اگلی صبح سرمئی چادر اوڑھے آگئی۔

گہرے بادل آسمان پر نیچے جھول رہے تھے،

جو بھی ہلکی سی دھوپ جھانکنے کی کوشش کرتی، اسے نگل رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہوا میں بارش اور گیلی مٹی کی خوشبو تھی،

گہری، زمینی، ہر چیز سے لپٹی ہوئی۔

پتوں سے بچی کھچی بوندیں ٹپک رہی تھیں،

کبھی کبھار زمین پر گرتی ہوئی،

نرم، ہچکچاہٹ بھری لے میں۔

سب کچھ ساکت تھا۔

خاموش۔

معطل۔

بالکل نور کے دل کی طرح۔

وہ اذان سے بہت پہلے جاگ چکی تھی۔ چھت کو خالی نظروں سے گھورتی ہوئی آنکھیں جل رہی تھیں، سوجی ہوئی رات بھر کے رونے کی گواہ،،۔

پلکیں بھاری تھیں، پلکوں پر آنسو جمے ہوئے،

چہرہ سوجا ہوا۔ جب فجر کی پہلی صدا دور سے گونجی،

وہ خاموشی کو چیرتی ہوئی ایک نرم یاد دہانی بن گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور نے آہستہ آہستہ خود کو اٹھایا،

ہر حرکت تھکن سے بھری،

جیسے اس کا جسم منوں وزنی ہو۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے وضو کیا،

ٹھنڈا پانی اس کی جلد کو چھوتا ہوا

،

اس کی آنکھوں کی جلن کو کچھ کم کرتا ہوا۔

وہ جائے نماز پر کھڑی ہوئی۔

کمرہ مدھم تھا،

پردوں سے صرف ہلکی سی سرمئی روشنی چھن کر آ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دور کہیں بارش کی ہلکی ہلکی آواز

اس کی نماز کا پس منظر بن گئی۔

جب وہ سجدے میں جھکی

،

اس کی سانس اٹک گئی۔

آنکھوں سے آنسو پھر بہہ نکلے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مگر اس بار مختلف تھے۔

کم بے بس۔

زیادہ سپردگی سے بھرے۔

کندھے لرزنے لگے جب اس نے پیشانی زمین سے لگا دی،

اپنا سارا درد آزاد چھوڑتے ہوئے۔

اس کے سینے پر رکھا بوجھ آہستہ آہستہ ہلکا ہونے لگا،

انچ بہ انچ،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نماز کے بعد،

وہ کچھ لمحے وہیں بیٹھی رہی آنکھیں بند سانس بے ترتیب مگر پُر سکون

دل میں ہلکا سا سکون اترا

جب نور نیچے نہیں گئی تو آمنہ خود اس کے کمرے میں آگئی

"ابّا نیچے بلا رہے ہیں۔ آ جانا"۔

اس کے لہجے میں نہ ہمدردی تھی، نہ نرمی بس ایک خشک سا حکم۔

نور نے کوئی جواب نہیں دیا۔

چپ چاپ نقاب اور حجاب پہنا، اپنی بے قابو دھڑکن کو سنبھالتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نیچے لونگ روم میں گھمبیر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"جی ابّا"؟

اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

زفر صاحب نے ریموٹ اٹھایا۔

''آؤ، سی سی ٹی وی دیکھتے ہیں۔

اس سے پتا چل جائے گا کہ وہ پڑوس میں ہی گیا تھا... یا پھر کوئی اور تھا''۔

اسکرین چلنے لگی۔

ویڈیو میں نور دروازہ کھولتی ہے، اپنی ڈیلیوری وصول کرتی ہے۔

پھر کچھ لمحوں بعد ایک اور شخص آتا ہے ہاتھ میں گلدستہ۔

نور گلدستہ پکڑتی ہے، کچھ کہتی ہے، پھر اسے واپس کر دیتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

وہ لڑکا موٹر سائیکل پر بیٹھ کر چلا جاتا ہے۔

نور کی سانس اٹک گئی۔

اس کا سینہ جکڑ گیا، جیسے دم گھٹنے لگا ہو۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، دل پسلیوں سے ٹکرانے لگا۔

"نہیں"___

وہ سرگوشی میں بولی، آواز ٹوٹ گئی۔

وہ بے اختیار آگے بڑھی، اسکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

"اس نے مجھ سے ایڈریس پوچھا تھا!

وہ ہمارے ساتھ والے گھر کا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"!

اس کی آواز کانپ رہی تھی، بے بسی سے ٹوٹ رہی تھی۔

"یہ جھوٹ ہے...ابّا، میرا یقین کریں"...

اس کی نگاہ بے چارگی سے زفر صاحب کی طرف گئی،

آنکھیں نم، پورا جسم لرزتا ہوا۔

اس کے چہرے پر امید کی ایک کمزور سی جھلک ابھری

بس ذرا سا اعتماد ڈھونڈنے کی کوشش۔

مگر زفر صاحب کا جبڑا بھنچا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چہرہ پتھر کی طرح سخت،

سوائے اس غصے کے جو اندر ہی اندر پک رہا تھا۔

پھر اس کی آواز خاموشی کو چیرتی ہوئی گونجی

گہری، بلند، گرج دار۔

"یہ سب جھوٹ...

اور تم سچی ہو"!؟

یہ الفاظ ایک اور تھپڑ کی طرح لگے۔

نور بری طرح چونکی۔

اس کے گھٹنے کمزور پڑ گئے

،

دل ایک بار پھر ٹوٹ گیا۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اس کے قریب آئی،

ہاتھ کانپ رہے تھے،

آواز سسکیوں میں بدل گئی۔

"ابّا پلیز... میرا یقین کریں...

پلیز ابّا"...

اس کی آواز گھبراہٹ میں بلند ہو گئی،

آنکھوں سے آنسو بے دھڑک بہنے لگے۔

’’میں ایسی نہیں ہوں...

میں لڑکوں کو نہیں پھنساتی...

میں ایسی نہیں ہوں‘‘!!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا سینہ زور زور سے اٹھنے بیٹھنے لگا،

سانسیں ٹوٹے ہوئے جھٹکوں میں نکل رہی تھیں۔

اس نے دوپٹہ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا

،

جیسے وہی واحد سہارا ہو جو اسے بکھرنے سے روک رہا ہو۔

کمرے کے ایک کونے میں،

وقاص نے ہلکی سی مسکراہٹ دبائی

باریک، مگر بے حد ظالمانہ۔

زلیخا بیگم نے بازو سینے پر باندھ لیے،

ہونٹ سخت ناپسندیدگی سے جُڑے ہوئے

عثمان الجھن میں تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنکھیں کبھی نور پر، کبھی اسکرین پر۔

اور نور

لونگ روم کے عین بیچ کھڑی

ایسے لگ رہی تھی جیسے پنجرے میں قید ایک پرندہ،

کانپتی، منتیں کرتی،

صرف ایک بات چاہتی ہوئی

کہ کوئی اس پر یقین کر لے۔

باہر بارش کھڑکیوں پر آہستہ آہستہ دستک دے رہی تھی۔

مگر اندر

ایک طوفان برپا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842